عثمانی میں پیش آمدہ واقعات، مصحف عبداللہ بن مسعود، ازواج و اولاد، علالت اور وفات وغیرہ تمام واقعات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔

حصہ دوم میں ان کی علمی فضیلت بحیثیت عالم کے صحابہ کرام میں ان کی قدر و منزلت، تلامذہ، طریق روایت، جمع قرآن کے سلسلے میں حضرت عثمانؓ سے اختلاف رائے۔ روایت حدیث میں احتیاط، معاصرین کے علم و فضل کا کھلے دل سے اعتراف، اسلوب وعظ و ارشاد وغیرہ امور وضاحت سے ضبط تحریر میں لائے گئے ہیں اور حصہ اول کی طرح کتاب کا یہ حصہ بھی دلچسپ اور لائق مطالعہ ہے۔

حصہ سوم میں اس عظیم صحابی رسول کے اقوال و ارشادات نقل کیے گئے ہیں جو اپنی جگہ بڑی اہمیت کے حامل ہیں، ان اقوال و فرامین میں چھوٹے چھوٹے جملوں کی صورت میں نہایت اہم باتیں آگئی ہیں۔ یہ ایک سو سولہ اقوال ہیں اور بہترین امور پر مشتمل ہیں۔

حصہ چہارم میں اس اختلاف کا ذکر ہے، جس کا بعض مسائل کی روایت و فہم کے متعلق اہل علم کے ایک طبقہ نے اظہار کیا ہے۔ یہاں محترمہ مصنفہ نے جو انداز اختیار کیا ہے، وہ ہمارے نزدیک محل نظر ہے اس میں اختلاف کی گنجائش ہے۔ محترمہ نے مسئلہ کی اس نوعیت کو "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ پر نسیان کا غلط الزام" اور "ہمہ وقت حاضر باش صحابی پر غلط الزام" کے الفاظ سے تعبیر کیا ہے۔ حالانکہ واقعہ یہ نہیں ہے۔ اہل علم کے کسی طبقہ نے کبھی بھی حضرت عبداللہ بن مسعود پر قطعاً کوئی "الزام" عائد نہیں کیا۔ اور پھر "الزام" کا سوال بھی نہیں۔ سوال تو ادلّہ اور ان کے راجح یا مرجوح ہونے کا ہے اور بس۔ یہاں مصنفہ موصوفہ نے جو "غلط الزام" کا لفظ استعمال کیا ہے، وہ ہمارے نزدیک شدید ہے اور اس کا یہ محل نہ تھا۔

حصہ پنجم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فقاہت کے بارے میں تفصیلات درج کی گئی ہیں، اور ان کے فقہی مسائل اور فتاویٰ جمع کیے گئے ہیں۔ کتاب کے اس حصے میں اجتہاد و قیاس سے متعلق بھی بحث کی گئی ہے۔ بہرحال کتاب تحقیق اور محنت سے لکھی گئی ہے۔ اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

سید رئیس احمد جعفری۔ شخصیت اور فن

مرتبہ: آفتاب بیگم جعفری

ملنے کا پتہ : رئیس احمد جعفری اکیڈیمی - ۱/۹ علی گڑھ ہاؤسنگ سوسائٹی منگھوپیر روڈ کراچی ۱۶-

صفحات : ۲۸۰ - جلد، سرورق، کاغذ، کتابت، طباعت، بہتر۔

قیمت : آٹھ روپے۔

سید رئیس احمد جعفری۔ متعدد خوبیوں کے مالک تھے۔ وہ بیک وقت مصنف، مترجم، صحافی، مورخ، ناول نویس سب کچھ تھے۔ تراجم وغیرہ ملا کر ان کی تصانیف و تالیفات کی تعداد دو سو سے زائد ہے۔

زیر تبصرہ کتاب ان مضامین کا دلآویز مجموعہ ہے، جو ان کی وفات کے بعد پاکستان اور ہندوستان کے مختلف حضرات نے ان سے متعلق لکھے۔ ان مضامین کی حیثیت تاثرات اور یادوں کی ہے۔ یہ مجموعہ مرحوم کی بیگم آفتاب جعفری نے مرتب کیا ہے۔ شروع میں مقدمہ بھی انہی کا تحریر کردہ ہے۔ اس میں ابتدا کے کچھ اوراق جعفری صاحب کی "خود نوشت" سوانح سے بھی نقل کیے گئے ہیں۔

اس کتاب کے مطالعہ سے جعفری صاحب کی زندگی کے تمام نقوش پوری طرح نمایاں ہو جاتے ہیں۔ کتاب کے مشمولات و مندرجات کو کئی حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مثلاً خود نوشت سوانح، شخصیت و کردار، فکر و فن، تذکار و تاثرات، اخبارات کے تعزیتی اداریے، مختلف شخصیتوں کے تعزیت نامے اور اشاریۂ تصانیف و مضامین۔

اس کی ترتیب میں حصہ لینے والوں میں مالک رام، ڈاکٹر وحید قریشی، مولانا عبدالسلام قدوائی، حکیم عبدالقوی دریابادی، مولانا سید محمد جعفر شاہ پھلواروی، مجید نظامی، ڈاکٹر سید عبداللہ، میرزا ادیب، حکیم محمد سعید، احسان بی۔ اے، جسٹس ایس۔ اے رحمان، مولانا عبدالماجد دریابادی، علامہ علاؤ الدین صدیقی، شاہ معین الدین احمد ندوی، شبیر محمد اختر اور دیگر حضرات شامل ہیں۔